اور حاشا وکلا انبیاء واولیاء کا یہ مقصود نہیں کہ اپنے سے الجھاتے رکھیں یا خود مقصود بالذات و وجہ حقیقی بن بیٹھیں۔ معاذ اللہ من ذالک ''

اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ فہم قرآن شریف بغیر مذاق عربیت محض محال اقول اور کان بچوں سے نکس میں اس لئے قدماء کو صدہا اشعار جاہلیت کے یاد ہوتے تھے۔ ادراک معارف قرآنیہ حدیثیہ کے لئے علم ادب و اشعار میں کمال جانفشانی کرتے تھے، مقدمہ ابن خلدون میں اس کے وجوہات بابسط تمام مندرج ہیں ''

ہماری نظر میں تصوف کی اصطلاحات، کلام کی تاویلات اور فقہی مکاتب نیز ان کے اجتہادات، سلف کی تفاسیر قرآن و تشریح حدیث نبوی اپنے اپنے زمانوں کے مقتضیات کے مطابق دین کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوششیں ہیں جن سے آنے والی نسلیں استفادہ تو کر سکتی ہیں لیکن ان پر اکتفا نہیں کر سکتیں اگر ہمیں اس تیز رفتار زمانہ میں اسلام کو بلند کرنا ہے تو سلف صالحین کا طرز عمل اختیار کرتے ہوئے قرآن و سنت سے اپنے زمانہ کے تقاضوں کا مناسب حل نکالنا ہوگا خواہ اس سلسلہ میں ہمیں تصوف، کلام اور فقہ پر ایک تنقیدی نظر ہی کیوں نہ ڈالنا پڑے۔

مختصر یہ کہ ہم تصوف و فقہ کی قدیم مصطلحات کے گورکھ دھندوں میں الجھنے یا ان کی لایعنی تاویلات کرنے سے ہزار درجہ بہتر یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن و سنت سے براہ راست اپنے ان مسائل کا حل نکالیں جن پر آج ہماری زندگی اور موت کا دار و مدار ہے۔

اقبال

(سہ ماہی مجلہ بزم اقبال)

مدیر اعزازی: محمد سعید شیخ

مدیر معاون: کوثر نوشاہی

سالانہ چندہ: دس روپیہ فی پرچہ دو روپیہ

پتہ: بزم اقبال۔ کلب روڈ۔ لاہور (مغربی پاکستان)

بزمِ اقبال کی طرف سے سترہ سال سے شائع ہونے والا یہ ادبی و تحقیقی سہ ماہی مجلہ "اقبالیات" علاوہ علم و ادب کی جو بیش قیمت خدمات انجام دے رہا ہے وہ علمی و ادبی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ بعض انتظامی مجبوریوں کے باعث پچھلے سال (۱۹۶۹ء) میں شائع نہ ہو سکا تھا۔ اب پچھلے سال کے چاروں شمارے ایک ساتھ اپنی پہلی روایتی شان سے شائع ہو چکے ہیں۔ یوں تو ... کا ہر مقالہ اپنی جگہ مفید و معلومات افزا، اور ادبیات و اسلامیات و اقبالیات میں ایک مستقل ... کا حامل ہے اور "کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا است" کا مصداق ہے۔ تاہم جنوری ۶۹ء کے شمارہ میں "غالب شاعرِ جاوداں" اور اپریل ۶۹ء کے شمارہ میں جناب غلام رسول مہر صاحب اور گوہر نوشاہی صاحب کے دیوانِ غالب سے متعلق تحقیقی مقالات "غالبیات" میں گرانقدر اضافہ ہیں۔ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی صاحب کا مقالہ "ادبی تنقید کیا ہے؟" فنِ تنقید کا ایک متوازن جائزہ ہے۔

ڈاکٹر سید محمد اکرم صاحب نے "پیامِ مشرق" کے عنوان سے علامہ اقبال کے اس دیوان پر عمدہ تبصرہ کیا ہے اور گوئٹے کے "دیوانِ غربی و شرقی" کی بعض نظموں کا علامہ اقبال کی جوابی نظموں سے تقابلی مطالعہ کیا ہے جو نہایت دلچسپ اور معنی آفریں ہے۔ اس مضمون میں گوئٹے کے بعض اعترافات نقل کئے گئے ہیں جو اس کی سلامتیٔ طبع اور اسلام پسندی کا ثبوت ہیں۔ مثلاً وہ کہتا ہے:

"اگر اسلام کے معنی اپنے اُمور اور ارادوں کو خدا کے سپرد کرنے کا نام ہے تو ہم سب مسلمان ہیں اور مسلمان ہی مریں گے۔"

قرآن پاک کے متعلق گوئٹے لکھتا ہے:

"بعض لوگ قرآن کو قدیم اور بعض حادث تصور کرتے ہیں، مجھے اس راز کا علم نہیں اور نہ ہی میں اسے جاننا چاہتا ہوں کیونکہ میرا تو یہی ایمان ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مسلمان کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔"

(عبدالرحمان طاہر سورتی)